72960 ـ خطبہ جمعہ كے دوران چندہ جمع كرنے كا حكم

سوال

خطبہ جمعہ ميں دوسرے خطبہ كے دوران خطيب كے كہنے پر چندہ جمع كرنے كا حكم كيا ہے ؟
اور دوسرے خطبہ ميں دعاء مانگنے كا حكم كيا ہے، اور كيا دوران خطبہ چندہ دينے اور جمع كرنے كے ليے صفوں كے درميان چلنے والوں كا جمعہ فاسد ہو جاتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نماز جمعہ كے ليے آنے والے شخص كے ليے دل و جان اور اعظاء كے ساتھ ہمہ تن گوش خطبہ سننا واجب ہے، اور اس كے ليے كسى بھى كام ميں مشغول ہونا جائز نہيں، چاہے سلام كا جواب يا دوران خطبہ بولنے والے شخص كو خاموش كرانے كے ليے ہى كيوں نہ ہو.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

" جو شخص اچھى طرح وضوء كر كے نماز جمعہ كے ليے آيا اور خاموشى سے خطبہ سنا اس كے ليے دونوں جمعوں اور تين يوم كے گناہ بخش ديے جاتے ہيں، اور جس نے كنكريوں كو چھويا اس نے لغو كام كيا "

صحيح مسلم حديث نمبر (857).

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان: " جس نے كنكريوں كو چھويا اس نے لغو كام كيا "

اس ميں دوران خطبہ كنكرى وغيرہ كو چھونے اور عبث اور فضول كام كرنے سے منع كيا گيا، اور اس ميں اشارہ ہے كہ دل و دماغ اور اعضاء كے ساتھ ہمہ تن گوش ہو كر خطبہ سننا چاہيے، اور يہاں لغو سے مراد باطل، قابل مذمت، اور مردود ہے. انتہى

دیکھیں: شرح مسلم (6 / 147).

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس کے لیے دوران خطبہ ہاتھ یا ٹانگ، یا داڑھی، یا لباس وغیرہ سے کھیلنا اور عبث کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے کنکریوں کو چھویا اس نے لغو اور باطل کام کیا "

اور ایك حدیث میں ہے:

" جس نے لغو اور باطل کام کیا، اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس کی ظہر کی نماز ہے "

اور اس لیے بھی کہ لغو اور باطل کام خشوع کے مانع ہے، اور اسی طرح اس کے لیے دائیں بائیں دیکھنا اور مڑنا جائز نہیں، اور لوگوں کی طرف نظریں دوڑانا وغیرہ بھی صحیح نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ جمعہ نہیں سن سکے گا اور وہ اس میں مشغول رہے گا.

بلکہ اسے چاہیے کہ وہ خطیب کی طرف متوجہ ہو جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کی وقت ان کی جانب متوجہ ہوتے تھے" انتہی بتصرف

دیکھیں: الملخص الفقھی (1 / 176).

نماز جمعہ میں حاضر اشخاص سے چندہ جمع کرنے میں خطبہ کے لیے بہت زیادہ تشویش ہوتی اور خرابی ہوتی ہے، اور چندہ جمع کرنے والے کی جانب سے چندہ دینے والوں کے لیے بھی حرکت کا باعث بنتا ہے، اور پھر اس میں چندہ جمع کرنے والا شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کا بھی باعث بنتا ہے، اور حدیث میں یہ سب کچھ منع کیا گیا ہے.

اور پھر ایسا کرنا جمعہ اور خطبہ کے مقصود کے بھی منافی ہے، اور پھر ایسا کرنے کی ضرورت بھی کوئی نہیں، کیونکہ چندہ نماز جمعہ کے بعد بھی جمع کیا جا سکتا ہے، اور جو شخص دوران خطبہ ایسا کام کرے وہ جمعہ کے اجروثواب سے محروم ہو گا، اور اسے ظہر کی نماز کا اجر ملے گا.

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص جمعہ کے روز غسل کر کے اور بیوی کی خوشبو لگا کر آیا اگر اس کی بیوی ہو، اور اس نے اچھا لباس

پہنا، اور پھر لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگا، اور دوران خطبہ کوئی لغو کام نہ کیا تو دونوں جمعوں کے مابین کفار بنے گا، اور جس نے لغو کام کیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس کی ظہر ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (347) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (721) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

یعنی اسے ظہر کی نماز جیسا ثواب حاصل ہو گا، اور اپنے لغو کام اور لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی وجہ سے وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے اجرو ثواب سے محروم رہے گا.

دیکھیں: عون المعبود شرح سنن ابو داود.

شیخ فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" خطبہ جمعہ سننے والے کے لیے دوران خطبہ مانگنے والے پر صدقہ کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ مانگنے والے نے ایسا کام کیا ہے جو اس کے لیے جائز نہیں تھا، اس لیے ناجائز کام میں اس کی مدد نہیں کی جائیگی، اور یہ ناجائز کام دوران خطبہ کلام کرنا ہے " انتہی

دیکھیں:الملخص الفقهی (1 / 175).

دوم:

دوران خطبہ یا خطبہ کی دعاء کے دوران کلام کرنے سے منع کرنے اور کنکري اور سنگریزوں وغیرہ کے ساتھ کھیلنے میں کوئی فرق نہیں، اور بعض فقہاء جو دعاء کے درمیان کلام کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں یہ قول ضعیف ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" بعض فقہاء کرام رحمہم اللہ کا کہنا ہے:

جب امام دوران خطبہ دعاء کر رہا ہو تو اس دوران میں کلام کرنا جائز ہے؛ کیونکہ دعاء خطبہ کے ارکان میں سے نہیں، اور خطبہ کے ارکان کے علاوہ میں کلام کرنی جائز ہے.

لیکن یہ قول ضعیف ہے؛ کیونکہ جب دعاء خطبہ کے متصل ہے تو پھر وہ خطبہ کا حصہ ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے ہر خطبہ میں مسلمانوں کے لیے دعاء استغفار کیا کرتے تھے "

لہذا صحیح یہی ہے کہ جب تك امام خطبہ دے رہا ہو چاہے وہ خطبہ کے ارکان میں ہو یا اس کے بعد کلام کرنا حرام ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 110).

واللہ اعلم .